## قبر میں مُردے کو جمعہ کے حوالے کرنے کی تحقیق

بعض علاقوں میں یہ رواج ہے کہ جب کوئی شخص مثلاً منگل کو فوت ہو تو جمعہ تک لوگ اس کی قبر پر قرآن مجید پڑھتے رہتے ہیں اور جب جمعہ کا دن شروع ہو تو وہ اس کو جمعہ کے حوالے کر کے آتے ہیں، ان کا یہ نظریہ ہوتا ہے کہ جب تک قرآن مجید کی تلاوت قبر پر ہوتی رہے گی وہ قبر کے سوال اور عذاب سے محفوظ رہے گا اور جمعہ آنے کے بعد تو سوال اور عذاب بہر حال ساقط ہو جاتا ہے۔ اس نظریہ کو وہ جمعہ کے حوالے کرنے کا نام دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے ہو سکتا ہے وہ اس حیلہ سے اس میت کی مغفرت کر دے اور اس سے قبر کا عذاب اور سوال ساقط کر دے ہم کسی شخص کو قبر پر قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے اور اللہ تعالیٰ سے میت کی مغفرت اور اس سے عذاب اور سوال ساقط کرنے کی امید رکھنے سے منع نہیں کرتے لیکن یہ نظریہ بہر حال بلا دلیل ہے۔ جس شخص کو قبر میں عذاب ہو رہا ہو جمعہ آنے کے بعد وہ عذاب ختم نہیں ہو جاتا، یہ تو ہو سکتا ہے کہ جمعہ کے دن جمعہ کی برکت سے عذاب نہ ہو لیکن جمعہ کے بعد اس سے عذاب بالکل ختم ہو جائے یہ ثابت نہیں ہے۔ بلکہ احادیث صحیحہ سے یہ ثابت ہے کہ بعض گنہ گاروں کو قیامت تک عذاب دیا جاتا رہے گا اور قیامت تک کے عرصہ میں بے شمار جمعہ آئیں گے اور ان جمعوں کے بعد عذاب ہوتا رہے گا۔

امام بخاری اپنی صحیح میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ ایک شب حضرت جبرائیل اور میکائیل آپ کو ارض مقدسہ کی طرف لے گئے، وہاں آپ کو دکھایا کہ بعض لوگوں کو عذاب قبر ہو رہا تھا پھر انھوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی تفصیل بتائی:

قلت طوفتماني الليلة فأخبراني عما رأيت قالا نعم قال اما الذي رأيته يشق شدقه فكذاب يحدث بالكذبة فتحمل عنه حتى تبلغ الآفاق فيصنع به الى يوم القيامة والذي رأيته يشدخ رأسه فرجل علمه الله القرآن فنام عنه بالليل ولم يعمل فيه بالنهار يفعل به الى يوم القيامة [2]

میں نے کہا تم دونوں مجھے آج رات بھر سیر کراتے رہے ہو، سو مجھے یہ بتاؤ کہ میں نے کیا دیکھا تھا! انھوں نے کہا اچھا، آپ نے جس شخص کے منہ میں گدی تک اور گدی سے منہ تک لوہے کی سلاخ کو ڈالے جاتے دیکھا یہ جھوٹا شخص تھا، یہ ایک جھوٹی بات کہتا اور یہ بات سب جگہ پھیل جاتی، اس کو قیامت تک عذاب دیا جاتا رہے گا اور آپ نے جس شخص کے سر کو پتھر سے پھاڑا جاتے ہوئے دیکھا، یہ وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا علم

---

[1] علامہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ، شرح الصدور ص ۶۳ - ۷۱ - ملخصاً، مطبوعہ دار الکتب العربیۃ الکبریٰ مصر

[2] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۸۵، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، ۱۳۸۱ھ

دیا یہ رات کو قرآن مجید سے اعراض کر کے سو جاتا تھا اور دن میں اس پر عمل نہیں کرتا تھا اس کو قیامت تک یونہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔

صحیح بخاری کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ آنے کے بعد قبر میں عذاب ختم نہیں ہوتا، اور احادیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ جس شخص کو جمعہ کے دن دفن کیا جائے اس پر قبر میں عذاب نہیں ہوتا یا اس سے قبر میں سوال نہیں ہوتا البتہ احادیث میں یہ مذکور ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب فوت ہو جائے اس کو قبر میں عذاب ہوتا ہے نہ اس سے سوال ہوتا ہے خواہ اس کو جمعہ کے دن دفن کیا جائے یا ہفتہ کے دن۔

## قبروں کی زیارت کرنا اور قبر والوں کا زائرین کو پہچاننا ان کے سلام کا جواب دینا اور ان سے کلام کرنا

علامہ جلال الدین سیوطی بیان کرتے ہیں:

۱۔ امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جب کوئی شخص اس آدمی کی قبر کے پاس سے گذرتا ہے جس کو پہچانتا تھا اور اس کو سلام کرتا ہے تو صاحب قبر اس کو پہچان کر اس کے سلام کا جواب دیتا ہے اور جب کسی ایسے آدمی کی قبر کے پاس سے گذرتا ہے جس کو وہ نہیں پہچانتا اور اس کو سلام کرتا ہے تو وہ بھی اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

۲۔ امام عقیلی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابورزین نے کہا یا رسول اللہ! میرا راستہ قبرستان سے گذرتا ہے، آیا میں ان کے پاس سے گذرتے وقت ان سے کوئی بات کروں؟ آپ نے فرمایا کہو:

السلام علیکم یا اھل القبور من المسلمین والمؤمنین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون۔

اے قبروں والے مسلمانو! تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے تابع ہیں، اور بے شک ہم تمہارے ساتھ لاحق ہونے والے ہیں۔

ابورزین نے کہا یا رسول اللہ! یہ سنتے ہیں؟ آپ نے فرمایا سنتے ہیں لیکن تم کو جواب دینے کی استطاعت نہیں رکھتے، (یعنی ایسا جواب نہیں دے سکتے جس کو جن اور انس سن سکیں، وہ اس طرح جواب دیتے ہیں جس کو عادۃً سنا نہیں جاتا) آپ نے فرمایا: اے ابورزین کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ فرشتے بھی تم کو اتنی مرتبہ جواب دیں۔

۳۔ امام احمد اور حاکم نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ میں گھر میں داخل ہو کر اپنے فاضل کپڑے اتار دیتی تھی کہ یہاں میرے والد اور خاوند ہیں (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کی قبر یں ہیں) اور جب حضرت عمر کو ان کے ساتھ دفن کیا گیا تو میں حضرت عمر سے حیا کی وجہ سے تمام کپڑوں کو مضبوطی سے پہنے رکھتی تھی۔

۴۔ امام ابن ابی الدنیا اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں محمد بن واسع سے روایت کیا ہے کہ جمعہ کے دن اور جمعہ سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد مردے زیارت کرنے والے کو جانتے ہیں۔

۵۔ امام ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں یحییٰ بن ابی ایوب خزاعی سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب کے زمانہ میں

ایک عبادت گذار نوجوان مسجد میں رہتا تھا، حضرت عمر اس کو پسند کرتے تھے، اس کا ایک بوڑھا باپ تھا، عشاء کی نماز کے بعد وہ اپنے باپ کے پاس چلا جاتا تھا، اس کا راستہ ایک عورت کے دروازہ کے پاس تھا، وہ اس پر فریفتہ ہو گئی، وہ اس کے راستہ میں کھڑی رہتی تھی، ایک رات جب وہ وہاں سے گذرا تو وہ اس کو ورغلا کر لے آئی، اس نے خلوت میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی زبان پر یہ آیت جاری ہو گئی:

ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطن تذکروا فاذا ھم مبصرون ۔ (اعراف: ۲۰۱)

بے شک جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں انھیں جب شیطان کی طرف سے کوئی خیال آتا ہے تو وہ فوراً متنبہ ہو جاتے ہیں اور ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

وہ جوان اسی وقت بے ہوش ہو کر گر گیا، اس عورت نے اپنی خادمہ کو بلایا اور دونوں مل کر اس کو باپ کے دروازے پر چھوڑ آئیں، ادھر اس کا باپ پریشان تھا وہ اس کو ڈھونڈنے نکلا تو وہ دروازے پر بے ہوش پڑا ہوا ملا، انھوں نے اپنے گھر والوں کو بلایا وہ سب مل کر اسے اٹھا کر لے گئے، رات کو کافی دیر بعد اس کو ہوش آیا تو اس کے باپ نے پوچھا اے بیٹے تم کو کیا ہوا تھا؟ بیٹے نے ٹالنا چاہا، باپ نے پھر خدا کا نام لے کر سوال کیا، تب بیٹے نے تمام ماجرا سنایا، باپ نے پوچھا بیٹا وہ کون سی آیت تھی؟ تب اس نے وہ آیت دوبارہ پڑھی جو اس نے پہلے پڑھی تھی، اور آیت پڑھتے ہی وہ پھر بے ہوش ہو گیا، ماں باپ نے اس کو ہلایا جلایا لیکن وہ جاں بحق ہو چکا تھا، انھوں نے اس کو غسل دے کر رات ہی میں دفن کر دیا، صبح کو یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچی، حضرت عمر نے اس کے پاس جا کر تعزیت کی، حضرت عمر نے فرمایا تم نے دفن کے وقت مجھے خبر کیوں نہیں دی؟ اس کے باپ نے کہا اس وقت رات تھی، حضرت عمر نے فرمایا ہمیں اس کی قبر کے پاس لے چلو، حضرت عمر اور ان کے اصحاب اس کی قبر پر گئے، حضرت عمر نے کہا اے فلاں! ولمن خاف مقام ربہ جنتن "جو شخص خدا کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے اس کو دو جنتیں ملتی ہیں"، اس نوجوان نے قبر کے اندر سے جواب دیا: اے عمر! مجھے میرے رب نے دو جنتیں دو مرتبہ عطا فرمائی ہیں۔



(شرح الصدور ص ۸۹ - ۸۸، مطبوعہ دار الکتب العربیہ الکبری مصر)

(کنز العمال ج ۲ ص ۵۱۷ - ۵۱۶، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، الطبع الخامس، ۱۴۰۵ھ)

(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۶۹، مطبوعہ دار الاندلس بیروت، الطبعۃ الاولی، ۱۳۸۵ھ)

---

۶۔ امام ابن جوزی نے عیون الحکایات میں ابو علی ضریر سے روایت کیا ہے کہ تین شامی نوجوان رومیوں سے جہاد کرتے تھے وہ بہت ماہر شہسوار اور بہادر تھے، ان کو ایک مرتبہ روم میں قید کر لیا گیا، بادشاہ نے کہا میں تم کو ملک میں حصہ دار کروں گا اور اپنی بیٹیوں سے تمہاری شادی کر دوں گا بہ شرطیکہ تم دین نصرانیت میں داخل ہو جاؤ، انھوں نے انکار کیا اور کہا یا محمداہ، پھر بادشاہ نے تین دیگیں منگوائیں، ان میں تیل ڈال کر ان کے نیچے آگ جلائی جاتی رہی اور ہر روز ان کو اس جلتے ہوئے تیل پر پیش کیا جاتا، اور ان کو دین نصرانیت کی طرف دعوت دی جاتی، لیکن وہ

انکار کرتے رہے، پھر پہلے بڑے بھائی کو اس جلتے ہوئے تیل میں ڈالا، پھر دوسرے کو، پھر تیسرے سب سے چھوٹے بھائی کو اس تیل کے قریب لایا گیا، تب ان کے ایک رومی سردار نے بادشاہ سے کہا، اے بادشاہ میں اس کو اس کے دین سے پھیر دوں گا، بادشاہ نے پوچھا وہ کس طرح؟ اس نے کہا آپ کو معلوم ہے کہ عرب عورتوں کی طرف بہت جلد مائل ہو جاتے ہیں اور روم میں میری بیٹی سے زیادہ کوئی حسین نہیں ہے، آپ اس لڑکے کو میرے حوالے دیں، میں اس کو اپنی بیٹی کے ساتھ تنہائی میں رکھوں گا، وہ عنقریب اس کو اس کے دین سے بہکا دے گی، بادشاہ نے اس کو چالیس دن کی مہلت دی اور اس نوجوان کو اس کے حوالے کر دیا، اس نے اپنی بیٹی کو تمام صورت حال سمجھا کر اس نوجوان کو اپنی بیٹی کے ساتھ رکھا، بیٹی نے کہا: آپ اس کو میرے پاس چھوڑ دیں، میں اس کو دین سے بہکانے کی ضامن ہوں! وہ نوجوان مجاہد دن بھر روزہ دار رہتا اور رات قیام میں گذارتا، حتیٰ کہ اکثر ایام گذر گئے، سردار نے اپنی بیٹی سے پوچھا تم نے کیا کیا؟ اس نے کہا میں کچھ نہیں کر سکی، اس مجاہد کے دونوں بھائی اس شہر میں مارے گئے ہیں شاید اس کو ان کی یاد ستاتی ہے اس لیے یہ میری طرف مائل نہیں ہوتا، آپ بادشاہ سے کچھ دنوں کی اور مہلت لیں اور اس کو میرے ساتھ کسی اور شہر میں بھیج دیں، سردار نے بادشاہ سے مہلت لے کر اس کو کسی اور بستی میں بھیج دیا، وہاں بھی اس نوجوان کا یہی معمول رہا وہ دن کو روزہ رکھتا اور رات قیام میں گذار دیتا، حتیٰ کہ جب مقررہ مدت کے ختم ہونے میں چند دن رہ گئے تو اس لڑکی نے کہا: اے جوان! میں دیکھتی ہوں کہ تم ہر وقت رب عظیم کی تقدیس کرتے ہو، میں بھی اپنے باپ دادا کے دین کو ترک کر کے تمہارے ساتھ تمہارے دین میں داخل ہو جاتی ہوں، نوجوان نے پوچھا یہاں سے نکلنے کا کیا حیلہ ہو گا اس لڑکی نے کہا میں کوشش کرتی ہوں، وہ ایک سواری لے کر آئی وہ دونوں اس پر سوار ہوئے، وہ رات بھر اس پر سفر کرتے اور دن کو چھپے رہتے، ایک رات سفر کے دوران انھوں نے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آوازیں سنیں، دیکھا تو وہ اس کے دونوں بھائی تھے اور ان کے ساتھ فرشتے بھی تھے، اس مجاہد نے اپنے دونوں بھائیوں کو سلام کیا اور ان کا حال پوچھا، انھوں نے کہا جب تم نے دیکھا کہ ہم نے جلتے ہوئے تیل میں غوطہ لگایا غوطہ لگانے کے بعد جب ہم ابھرے تو جنت الفردوس میں تھے اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ اس لڑکی کے ساتھ تمہاری شادی پر ہم گواہ ہو جائیں پھر انھوں نے اپنے بھائی کے ساتھ اس لڑکی کی شادی کر دی اور واپس چلے گئے، اور وہ مجاہد شام کے شہروں میں چلا گیا اور لڑکی کے ساتھ رہا اور اس زمانہ میں شام میں ان کا یہ واقعہ بہت مشہور تھا۔[1]

(شرح الصدور ص ۹۰-۸۹، مطبوعہ دار الکتب العربیہ الکبری مصر)

۲۔ رسالہ قشیریہ میں ایک کفن چور کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، ایک عورت فوت ہو گئی، لوگوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی، اس کفن چور نے بھی اس کی نماز جنازہ پڑھی، تاکہ اس عورت کی قبر کا پتا چل جائے، جب کافی رات گذر گئی تو اس کفن چور نے اس عورت کی قبر کھود دی، اس عورت نے کہا سبحان اللہ! بخشا ہوا مرد، بخشی ہوئی عورت کا کفن اتار رہا ہے کفن چور نے کہا ٹھیک ہے، تم کو بخش دیا گیا ہو گا! میں کیسے بخشا ہوا ہوں؟ اس عورت نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی بخش دیا اور جن لوگوں نے میری نماز جنازہ پڑھی تھی ان سب کو بخش دیا، اور تم نے بھی میری نماز جنازہ پڑھی تھی، پھر اس شخص نے وہ کفن چھوڑ دیا، قبر پر مٹی ڈال دی اور سچی اور پکی توبہ کر لی۔

(شرح الصدور ص ۹۰، ۸۹، مطبوعہ دار الکتب العربیہ الکبری مصر)

علامہ یافعی نے کہا کہ اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ مُردوں کی روحیں بعض اوقات علیین یا سجین سے قبروں میں ان کے جسموں کی طرف لوٹائی جاتی ہیں، جب اللہ تعالیٰ چاہے ایسا ہوتا ہے، خصوصاً جمعہ کی شب کو وہ قبروں میں بیٹھتے ہیں اور آپس میں باتیں کرتے ہیں، اور ثواب والوں کو ثواب ہوتا ہے اور عذاب والوں کو عذاب ہوتا ہے، جب تک روحیں علیین یا سجین میں ہوتی ہیں صرف روحیں ثواب یا عذاب کے ساتھ مخصوص ہوتی ہیں، اور قبروں میں روحیں اور جسم دونوں عذاب میں شریک ہوتے ہیں۔

علامہ ابن قیم نے کہا ہے کہ یہ احادیث اور آثار اس پر دلالت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص قبر کی زیارت کرتا ہے تو قبر والے کو اس کا علم ہوتا ہے، وہ اس کا کلام سنتا ہے اور اس سے مانوس ہوتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے، یہ امر شہداء اور دوسرے مُردوں کے حق میں عام ہے، اور اس کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔

(شرح الصدور ص ۹۴-۹۳، مطبوعہ دار الکتب العربیہ مصر)

۸۔ امام ابن ابی الدنیا نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جو شخص قبرستان میں گیا اور اس نے ان کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کی گویا اس نے ان کے جنازوں پر حاضر ہو کر رحمت کی دعا کی۔

۹۔ امام بیہقی نے ابو ورد ار سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے ایک عالم سے سنا ہے کہ وہ اپنے والد کی قبر کی زیارت کو جاتے تھے، ایک دفعہ بہت دنوں تک نہیں گئے اور سوچا میں تو مٹی کو دیکھ کر آتا ہوں، پھر انھوں نے خواب میں اپنے والد کو دیکھا وہ کہہ رہے تھے: اے بیٹے! کیا ہوا؟ اب تم پہلے کی طرح زیارت کو نہیں آتے! انھوں نے کہا میں تو مٹی کی زیارت کرتا ہوں! انھوں نے کہا: اے میرے بیٹے! ایسا نہ کرو! بہ خدا جب تم میری زیارت کے لیے آتے تھے تو میرے پڑوسی مجھے مبارک باد دیتے تھے، اور جب تم واپس جاتے تھے تو میں تم کو دیکھتا رہتا تھا حتیٰ کہ تم کوفہ میں داخل ہو جاتے۔

۱۰۔ امام ابن ابی الدنیا اور امام بیہقی عثمان بن سودہ سے روایت کرتے ہیں ان کی والدہ بہت عبادت گذار تھیں، ان کو راہبہ کہا جاتا تھا، جب وہ فوت ہو گئیں تو میں ہر جمعہ کی شب ان کی زیارت کے لیے جاتا تھا، اور ان کے لیے اور دیگر اہل قبور کے لیے دعا اور استغفار کرتا تھا، ایک رات میں نے ان کو خواب میں دیکھا، میں نے پوچھا: اے امی! آپ کا کیا حال ہے؟ انھوں نے کہا اے بیٹے! موت کی بہت تکلیف ہوتی ہے اور میں الحمد للہ اچھے برزخ میں ہوں اس میں ریحان کا فرش اور سندس اور استبرق کا تکیہ ہے، میں نے پوچھا آپ کو کوئی حاجت ہے؟ کہا: ہاں، میں نے پوچھا کیا حاجت ہے؟ انھوں نے کہا تم جو ہماری زیارت کرتے ہو اور ہمارے لیے دعا کرتے ہو اس کو ترک نہ کرنا، کیونکہ جمعہ کے دن میں تمہارے آنے سے مانوس ہوتی ہوں، جب تم آتے ہو تو کہا جاتا ہے: اے راہبہ تمہارے ہاں سے ایک زائر آیا ہے اس سے میں بھی خوش ہوتی ہوں اور دیگر مُردے بھی خوش ہوتے ہیں [۱]

[۱]۔ علامہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ، شرح الصدور ص ۹۵-۸۴، ملخصاً، مطبوعہ دار الکتب العربیہ الکبری مصر